سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط

ہفتہ وار اخبار

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان

دور جدید

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست سے ۱
امراء و رؤساء سے ... ۵
معاونین سے ۱
عوام سے ۵
ممالک غیر سے ۱۲/

مدیر اعلیٰ :-
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
مدیر مسئول :-
شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

جلد ۷ | مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۹ء مطابق ۱۴ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | نمبر ۱۷ و ۱۸

ہماری مجلس مشاورت

(۵)

نظارت امور عامہ و خارجہ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال کے بعد نظارت امور عامہ کے کام پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس صیغہ میں زندگی ہے۔ نظارت امور عامہ و خارجہ کا کام اپنی وسعت کے لحاظ سے بہت وسیع ہے۔ اس نظارت کے ناظر کو بہت بے آرام رہنا پڑتا ہے۔ گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں اور سردیوں کی ایسی سردی میں جبکہ شدت زمہریر کی وجہ سے انسان صبح کے وقت منہ باہر نہیں نکال سکتا۔ ناظر امور عامہ اپنے آرام کو چھوڑ کر مارا مارا سلسلہ کی خدمت اور قومی مفاد کی غرض سے گھر سے باہر مختلف شہروں میں پھرتا رہتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایسے اوقات میں جبکہ کوئی شخص بھی باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ نظارت امور عامہ کا ناظر ہمارے لیے بے آرام ہوتا ہے۔ ان کا یہی فعل ایسا ہے۔ کہ جو اس قدر قابل شکر گذاری ہے۔ کہ ہم پورے طور پر اس کا شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتے۔ نظارت امور عامہ کے کاموں کے متعلق اگر پوری تفصیل سے لکھا جائے۔ تو اخبار کے محدود کالم اس کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔ مگر ہم چند امور کو تو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ مثلاً

انسداد قحط

جنگ کی وجہ سے غلہ کی گرانی بلکہ نایابی کا گذشتہ سال یہ حال تھا۔ کہ لوگوں نے آٹے میں لکڑی کا برادہ۔ سوکھی روٹیوں کا پسا ہوا آٹا۔ مٹی اور معلوم نہیں کس کس چیز کی آمیزش کر کے آٹا

خالص غلہ تو بعض اوقات کسی بھی قیمت پر دستیاب نہ ہوتا تھا۔ ان حالات میں نظارت امور عامہ نے قادیان کی عام پبلک کے لئے غلہ کی فراہمی کے لئے بڑا شاندار کام کیا۔ ناظر امور عامہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نسبتی بھائی ہیں۔ اور اس طرح اپنے مقام کے لحاظ سے ہر طرح قابل عزت ہیں۔ وہ پبلک کے آرام کی خاطر سارا سارا دن بے آرام رہتے رہے۔ نہ صرف غلہ فراہم کرتے۔ بلکہ غلہ کو صاف کرانے اور پسوانے کے کام کی نگرانی بھی خود ہی کرتے تھے۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ کہ وہ دن بھر کی دوڑ دھوپ سے تھک کر چور ہو جاتے اور غلہ کی فروخت کی جگہ بالکل لبالب وغیرہ سے خالی چارپائی پر تھک کر وہ گر جاتے اور مٹی وغیرہ اڑ اڑ کر ان کے کپڑوں اور جسم پر پڑتی تھی۔ ان کی اس جانکاہ محنت کے نتیجہ میں باشندگان قادیان نے غلہ کے متعلق ہر طرح کا آرام محسوس کیا۔ اور ان کو ان مصائب کا علم بھی نہ ہوا۔ جو دوسری جگہوں کے لوگ برداشت کر رہے تھے۔ اسی طرح لکڑی کی تنگی کو انہوں نے دور کیا۔ اور کوئلہ کا اتنا اچھا انتظام کیا۔ ہر وقت قادیان میں بآسانی کوئلہ میسر آتا رہا۔ ایک طرف چیزوں کی فراہمی دوسری طرف پبلک کی ضروری شکایات کا انسداد یہ کوئی معمولی کام نہ تھا۔

مقدمات کی تنفیذ

سلسلہ کے اداروں میں سے ایک اہم ادارہ قضاء کا بھی ہے۔ قاضیوں کی محنتوں اور کوششوں کا کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اگر ان فیصلوں کا نفاذ نہ ہو۔ جناب شاہ صاحب کے زمانے کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے صیغہ تنفیذ کو مستقل اور علیحدہ شکل دے کر اسے خوب مضبوط کر دیا ہے۔ اور ایسا اچھا انتظام کیا ہے۔ کہ بآسانی لوگوں کو ان کے حقوق حاصل ہو رہے ہیں۔

بیرونی کام

نظارت امور عامہ کو لوکل کام کے علاوہ ہندوستان کی تمام انجمنوں اور تمام افراد کی ان ضروریات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جن کا تعلق حکومت کے صیغہ جات یا دیگر قوموں یا جماعتوں کے ساتھ ہو۔ اور اس غرض کے لئے خط و کتابت کے سوا شخصی ملاقاتوں کی غرض سے دور دراز کے سفر بھی پیش آتے ہیں۔

ابھی تازہ واقعہ

ہمارے عزیز دوست خادم صاحب سے گجرات کی پولیس کی شرارت سے ایک ناجائز مقدمہ بنا دیا گیا۔ جناب شاہ صاحب نے اس معاملہ میں دن رات ایک کر دیا۔ اور بالآخر خادم صاحب کو باعزت بری کرا لیا۔ نظارت امور عامہ کے ماتحت بہت سے شعبہ جات ہیں۔ جیسے رفع تنازعات۔ رشتہ ناطہ تنفیذ۔ اطلاعات۔ انتظام بیکاران۔ صحت وغیرہ وغیرہ یہ سب شعبہ جات خیر و خوبی سے چل رہے ہیں۔ اسی لئے نظارت امور عامہ واقعی اس امر کی مستحق تھی۔ کہ وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کو حاصل کرتی۔ (باقی)

شذرات

مبارکباد

میں قلبی مسرت کے ساتھ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لاہور کو ان کی عزیز بچی امۃ الحمید بیگم صاحبہ کے نکاح کی تقریب پر جو یکم مئی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہوئی۔ مبارکباد پیش کرتا ہوں اس تقریب کا صرف یہی پہلو نہیں۔ کہ اختر صاحب ہمارے دوست ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ نکاح اپنی ولایت میں پڑھا۔

نیز یہ نکاح جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب ہیڈ کلرک اسٹیشن ماسٹر سابق پریذیڈنٹ محلہ دارالبرکات کے لخت جگر عزیز فضل الرحمٰن صاحب غازی سے ہوا۔ حاجی صاحب بہت نیک اور متقی بزرگ ہیں۔ اور ان کی اولاد بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت نیک ہے۔

ادھر اختر صاحب کا خاندان بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبت اور خاندانِ نبوت کی محبت کو اپنا طرہ امتیاز بنائے ہوئے ہے۔ ہم ان خاندانوں کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک فرما کر نیک ثمرات پیدا کرے۔ (آمین)

سیرت حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی

(اور)

ایک اور دوست

جمعدار شیر محمد خاں صاحب ۵ پنجاب رجمنٹ آج کل رخصت پر سندھ سے قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جمعدار صاحب کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ میں ایسی کتاب لکھ رہا ہوں۔ تو انہوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ

پندرہ کتابوں

کا آرڈر دیا۔ ان کتابوں سے کچھ وہ رکھیں گے۔ اور باقی انجمن احمدیہ پشاور کے لئے بھجوانے کا خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس امر کا بھی خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ اپنے دیگر دوستوں میں بھی تحریک کریں گے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

ہر وہ کام جو مفید اور نافع ہو۔ وہ ایک نیکی کہلاتا ہے۔ اور نیکیوں میں مسابقت مومنوں اور مومنات کی ہمیشہ شان رہی ہے۔ محترمہ بہن امۃ الرحیم صاحبہ کے متعلق میں پہلے نمبر میں لکھ چکا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے اور اپنی بچیوں کی طرف سے

۱۸ کتابیں

لکھوائی تھیں۔ آج مجھے پھر ان کا پیغام ملا۔ کہ میں مزید ۱۸ کتابیں ان کے میاں جناب میرزا برکت علی صاحب سابق امیر جماعت ابادان جو بذات خود سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے ہیں۔ کی طرف سے دس کتابیں۔ اور ان کے بچوں عزیز برکات۔ احمد و عزیز الطاف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار چار کتابیں ریزرو کروں۔ اس طرح محترمہ بہن کی طرف سے کل آرڈر

۳۶ کتابوں کا ہو گیا

میری دعا ہے۔ کہ ان کے خاندان کے تمام افراد کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

اس طرح اب یہ کل تعداد

۲۵۳

تک پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عظیم الشان کام

براہین احمدیہ کا عربی ترجمہ

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ایک بزرگ ہیں۔ مولوی صاحب موصوف پہلے شخص ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مصر گئے تھے۔ اور سلسلہ کا پیغام انہوں نے سب سے پہلے عربی ممالک کو پہنچایا تھا۔ مولوی صاحب موصوف مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ اور کچھ عرصہ سے اپنی مدت کارکنی گذار کر اب پنشنر ہو چکے ہیں۔ پنشن لینے کے بعد انہوں نے براہین احمدیہ کے ترجمہ کا کام شروع کیا تھا۔ اب نہایت مسرت سے احباب جماعت یہ سنیں گے۔ کہ آپ براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا عربی ترجمہ ختم کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کا یہ کارنامہ بڑا شاندار اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس کتاب کی اشاعت عربی ممالک کے لئے نہایت عمدہ نتائج پیدا کرے گی۔

احباب سلسلہ دعا کریں۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو اس سلسلہ میں مزید خدمات سرانجام دینے کا موقع ملے۔

زندہ باد ملک فضل حسین

ملک فضل حسین صاحب سلسلہ کے ایسے کارکنوں میں سے ہیں۔ جو بالکل خاموش کرنے کے عادی ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے فالج کی بیماری سے اچھا ہو جانے کے باوجود کمزور چلے آتے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ اس کے سوا مالی تنگیوں میں گزر رہے ہیں۔ یہ ایسے حالات ہیں۔ جن میں سے گزرتے ہوئے کوئی شخص علمی کام تو قطعاً نہیں کر سکتا۔ مگر میں ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ کہ ملک صاحب باوجود اپنی کمزوری کے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی علالت کے اور ان مالی مشکلات کے جن سے ان کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ وہ علمی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے معزز روزنامہ الفضل میں پنڈت لیکھرام کے ان اعتراضات کا جواب لکھا ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت شدید اور سخت لہجہ میں کئے تھے۔ اور لکھا تھا۔ کہ فلاں فلاں باتیں ہماری طرف جھوٹ منسوب کر دی گئیں۔ ورنہ ہماری مسلمہ کتب میں ان کا کہیں ذکر نہیں۔ ملک صاحب نے پنڈت لیکھرام کے اعتراضات کا سکت

بقیہ مضمون صـ۵

رکھ سکتا ہے۔ اس لئے خدا کے لئے ایک نمایاں تبدیلی کی ضرورت ہوگی۔ دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ اس جدوجہد میں ہم اپنے ہم مشربوں کے برابر اتر سکیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے ہماری اسٹیٹ دیگر تمام احمدیہ اسٹیٹوں سے خدمت دین میں اول نمبر رکھتی رہی ہے۔ ہمارا چندہ تمام اسٹیٹوں سے زیادہ ہوتا رہا ہے۔ ہماری تعلیمی مساعی بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محض ذرہ نوازی سے عملی حالت نمایاں طور پر دوسری اسٹیٹوں سے بہتر رہتی رہی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ بعض نہایت آوارہ لڑکے یہاں آئے۔ لیکن واپس تہجد گذار ہو کر گئے۔ ان کے والدین نے نہایت شکرگذاری سے اس کا اعتراف کیا۔ کہ نصرت آباد میں ہمارے بچوں کی بہت اصلاح ہو گئی۔ لیکن اب میں اپنے نام میں کچھ سستی کے آثار پاتا ہوں۔ میرا دل ایسے مغموم اور متفکر رہتا ہے۔ میں اس اظہار پر مجبور ہوں۔ کہ برادرم ڈاکٹر احمد دین صاحب کے جانے کے بعد ایک سستی اور جمود پایا جاتا ہے۔ میں منیجر صاحب اور دیگر منشی صاحبان سے درخواست کروں گا۔ کہ اس پہلو میں بھی جو ہمارا نیک نام ہے۔ اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چندہ کے لحاظ سے اب بھی ہم سب سے آگے ہیں۔ لیکن تین پہلو اور نظام سلسلہ کے تعاون میں سستی نظر آتی ہے۔ اسکو فوراً دور کرنا چاہیئے۔ میں بعض تدابیر بھی سوچ رہا ہوں۔ جس سے اس کمی کو پورا کر سکوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ ہمارا یہاں آنا صرف دنیا کمانے کے لئے نہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے دل بہ یار دست باکار پر ضرور عمل ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سب کارکن نہایت نیک ہیں۔ اکثر ان میں سے تہجد ادا کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے جو سستی کرتے ہیں۔ ان کو ضرور تہجد ادا کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے سب کارکن باقاعدگی کے ساتھ تہجد ادا کریں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ دین و دنیا میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ تمام لوگوں کے لئے تبلیغ کوئی اثر نہیں رکھتی۔ وہ نمونہ دیکھتے ہیں۔ پس لین دین میں نہایت صفائی کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو ہماری ماتحتی میں دیا ہے۔ ان کے ساتھ پوں اور عزیزوں والا سلوک کرو۔ تاکہ وہ آپ لوگوں کو اپنا ہی خواہ خیرخواہ تصور کریں۔ میں نے پہلے بھی کئی بار تحریری طور پر اور پھر زبانی طور پر منیجر صاحب اور آپ لوگوں کو کہا ہے۔ کہ لین دین کے معاملہ میں قطعاً کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ لوگ احتیاط کا پہلو برتتے ہوئے بیشک میرا حصہ ہاری کو دیدیں۔ لیکن کسی ہاری کا حق میرے لئے حاصل نہ کریں۔ میں ہر ایک اس چیز کو جو کہ ناجائز طور پر حاصل کی جاتی ہے۔ جہنم کی آگ کا ایندھن تصور کرتا ہوں میں تمام ہاریوں کے روبرو آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ ایسی چیز جو کہ جبر سے زیادتی سے ہاریوں سے آپ لوگ حاصل کریں گے میں اس سے بری ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا جواب وہ آپ لوگ ہوں گے۔ میں نہیں ہوں گا۔ اگر میرے علم میں کوئی ایسی بات جو کہ قانون کے خلاف کی گئی ہے۔ آئندگی میں جتنا ہو سکا ضرور دلاؤنگا۔ پس اگر کسی پر زیادتی ہوتی ہے۔ تو پہلے منیجر صاحب کو توجہ دلائیں پھر میرے پاس آئیں۔ انشاء اللہ اس کا حق اس کو دلایا جائیگا۔ ایسا میں نے جو کچھ کہنا تھا۔ کہہ چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور جس تعلیم کی تجدید آپکے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پوری اتباع اور فرمانبرداری کی توفیق دے تاکہ ہم ان انعامات کے وارث ہو سکیں۔ جو اس اتباع اور فرمانبرداری

ہمارے سب کام خدا ہی کے لئے ہیں

نصرت آباد اسٹیٹ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر
اور
اعتراف خدمت کارکنان کا جلسہ

نصرت آباد اسٹیٹ سندھ کی ان جدید اسٹیٹس میں سے ایک ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزندوں کو خود عطا فرمائی ہیں۔ یہ اسٹیٹ جناب مخدوم محترم خان محمد عبداللہ خاں صاحب کی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں کچھ حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے۔ خان صاحب موصوف بہت سے مالی خسارے میں گھر گئے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے وہ مشکلات کے بادل دھوئیں کے بادلوں کی طرح سے اڑا دیئے۔ اور اس سال اللہ تعالےٰ نے اس قدر فضل و رحم فرمایا۔ کہ خان صاحب موصوف کی پوزیشن اس قدر مضبوط ہو گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ۷۰۰ روپے کے انعامات عطا فرمائے ہیں۔

خان محمد عبداللہ خاں صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ اور اس طرح وہ اس مبارک خاندان میں شامل ہو چکے ہیں۔ جو خاندان نبوت کے مبارک نام سے قیامت تک معزز اور مشرف رہے گا۔

خان محمد عبداللہ خاں صاحب کے حالات بہت کم پریس میں آئے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک گوشہ نشین بزرگ ہیں۔ اور ہر قسم کے نام و نمود سے دور بھاگتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ان کا اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ تحریک جدید کے چندوں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی عمارت کے فنڈ میں معقول رقم دی۔ ماہواری چندوں میں پوری باقاعدگی۔ سلسلہ کی تمام تحریکوں میں شوق سے حصہ لینا ان کا معمول ہے۔ انہوں نے اپنے دونوں لخت جگر خدمت دین کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے۔ کہ وہ بچے بھی اپنے دل میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کے موسم گرما کی بات ہے۔ کہ صاحبزادہ عباس احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ علاقہ سری گوبندپور میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ماڑی بچیاں نامی گاؤں میں تھا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ یہ امیر ابن امیر نونہال جو ناز و نعمت کے گہوارے میں پرورش پائے ہوئے تھا۔ دھوپ کی بھی پروا نہ کرتا ہوا گاؤں گاؤں شوق تبلیغ میں پھرتا رہتا تھا۔ اور کبھی اگر کھانا نہ ملا۔ تو صرف چنے چبا کر گذارا کر لیا کرتا تھا۔ یہ بات ایک ایسے گھرانے کے نونہال میں جو ہمیشہ متمنانہ زندگی بسر کرنے کا عادی ہو۔ نہیں پیدا ہو سکتی۔ جب تک وہ خاندان اور خصوصاً والدین ایک پاکیزہ زندگی گزارنے کے عادی نہ ہوں۔ میاں عباس احمد کا یہ جذبہ اور یہ شوق خان محمد عبداللہ خاں صاحب اور صاحبزادی امتہ الحفیظ صاحبہ کی اپنی ذاتی پاکیزگی اور دینداری کا نتیجہ ہے۔

خان محمد عبداللہ خاں صاحب نے اس جلسہ میں ایک تقریر فرمائی۔ یہ تقریر اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک مخلص احمدی اسے پڑھے۔ تا وہ جان سکے۔ کہ وہ کونسا جذبہ اور وہ کونسی روح ہے۔ جو ایک احمدی رئیس کے دل میں کام کر رہی ہے۔ اور اس سے اس انقلاب کا بآسانی پتہ لگ سکے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد روحوں میں ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ جلسہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء کو منعقد ہوا

جلسہ کی ابتدائی کارروائی اس جلسہ کی غرض یہ تھی۔ کہ نصرت آباد اسٹیٹ کے مالک اور کارکن سب مل کر رب العزت والعرش کا شکریہ ادا کر سکیں۔ نیز کارکنوں کی خدمات کا بھی اعتراف کیا جائے۔ جن کی محنت اور کوشش کا اس کامیابی میں دخل تھا۔ اس موقع پر احمدیہ اسٹیٹ کے کارکنوں کے علاوہ بعض غیر احمدی صاحبان بھی اپنی اسٹیٹوں سے آئے ہوئے تھے۔

جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی میاں عبدالرحیم صاحب احمد ایم۔ اے کے علاوہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بھی اس موقعہ پر تشریف لائی ہوئی تھیں۔

جلسہ کی صدارت مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے فرمائی

پروگرام جلسہ:۔ جلسہ کا حسب ذیل پروگرام تھا۔ میرزا اعظم بیگ صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ اور اس رکوع کو تلاوت کیا۔ جس میں اسکنت ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم کا ذکر ہے۔

چودھری غلام مصطفےٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم ع

اے خدا اے کارساز و عیب پوش ۔ کردگار

والی نظم کے دس پندرہ اشعار پڑھے۔

اس کے بعد خان محمد عبداللہ خاں صاحب مالک نصرت آباد اسٹیٹ نے اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ پہلے آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔ اور پھر قل ان صلاتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔ پڑھ کر اپنا مضمون شروع کیا۔

نواب صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے مؤثر پیرایہ میں اپنی صدارتی تقریر کی۔ جس میں اس امر کو واضح کیا گیا۔ کہ احمدیت کی وجہ سے ہم پر اللہ تعالےٰ نے کیا کیا فضل فرمائے ہیں

اور فرمایا

کہ آج کس طرح ایک احمدی اپنی ساری کامیابیوں کو صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے کام کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ بات صرف آج احمدیت ہی میں پائی جاتی ہے۔

پھر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات بیان کر کے بتلایا۔ کہ اس وقت کس قدر تنگی کا زمانہ تھا۔ اور آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی کس طرح دن بدن ترقی کرتے چلے جاتے ہیں"۔

اس تقریب پر خان صاحب محمد عبداللہ خاں صاحب نے اپنے کارکنوں کو ترقیات بھی دیں۔ اور انعامات بھی دیئے۔ جو مبلغ ۷۰۰ کی بڑی رقم کے انعامات تھے۔ بالآخر دعا پر جلسہ کی تقریب ختم ہوئی۔

تقریر دلپذیر جو خان محمد عبداللہ خاں صاحب نے فرمائی جلسہ برائے شکریہ رب العزت والعرش اور برائے اعتراف خدمات کارکنان نصرت آباد اسٹیٹ ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء

آپ نے فرمایا کہ اس جلسہ کا اجلاس آج اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ نصرت آباد اسٹیٹ میں فصل نہایت شاندار ہوا ہے۔ اسلئے پہلے رب العزت والعرش کا شکریہ ادا کیا جائے۔ پھر ان کارکنوں کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے میری امداد کے لئے مجھے دیا ہے۔ جب میں اپنی اسٹیٹ کے رقبہ کو دیکھتا ہوں۔ تو ایک رشک کی نظر دوسری اسٹیٹوں کی طرف اٹھ جاتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کو دیکھتا ہوں۔ جو اس رقبہ کی پیداوار کی شکل میں ہم کو مل رہا ہے۔ تو میرا دل اطمینان اور شکریہ سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں توفیق دی۔ کہ اس رقبہ میں محنت اور کوشش سے کام کر سکیں۔ اور بہترین ثمرات حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے آدمی دیئے۔ جو کہ اس فارم میں اس جذبہ اور محبت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ ان کا اپنا ذاتی رقبہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں کو محبت اور خلوص سے بھر دیا ہے۔ میری موجودگی اور عدم موجودگی ان کے لئے برابر ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ اس کے لئے جس قدر بھی اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت الی وعلیٰ والدی ان اعمل صالحا ترضٰہ اصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ جب میں نے ۱۹۳۳ء کے شروع میں نواب شاہ میں رقبہ حاصل کیا۔ اور سندھ کے حالات پر نظر دوڑائی۔ تو کیا بلحاظ قابلیت اور کیا بلحاظ بدنی استعداد میں نے اپنے آپ کو زمیندارہ کام کے بالکل نااہل پایا۔ لیکن میں ضرورت مند تھا۔ میں نے یہ کام ضرور کرنا تھا۔ اس لئے میں نے اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اپنی جبین اس رحیم و کریم ہستی کے آستانہ پر رکھ دی۔ جو ہر ایک بے کس بے بس انسان کا سہارا اور آسرا ہے۔ میں نے عرض کی۔

اے میرے اللہ مجھے دماغ دے۔ کہ میں اس کام کے کرنے کی عقل وسمجھ نہیں رکھتا۔ اے میرے مولیٰ مجھے بازو دو ۔ جو کہ اس کام کے کرنے میں میری امداد کر سکیں۔ اے قادر توانا مجھے پاؤں دو۔ جو کہ میرے ۔ ساتھ چلیں۔ کیونکہ میں کمزور ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے میری اس دعا کو سنا۔ اور قبول فرمایا۔ آج ۱۳۳۶ھ ہے۔ دس سال گزر چکے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ میری ذات نے اس کام کی سرانجام دہی میں کیا کام کیا ہے۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے میرے رفقے کے نتائج دوسرے اچھے رفقوں سے اچھے نہیں بلکہ بہتر رہتے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے عجیب در عجیب رنگ میں میری مشکلات کو دور کیا۔ مجھے ہر رنگ میں نوازا۔ میری اس قدر پردہ پوشی فرمائی۔ جس کا اندازہ سوائے میری ذات کے کوئی نہیں لگا سکتا۔ میرے پیارے رب کے رحم وکرم کا اندازہ آپ لوگوں کو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ میرے اندرونی حالات کا آپ کو علم ہو۔ اور ان مشکلات کا آپ کو علم ہو۔ جن میں سے میں ایک وقت گزرا تھا۔ لیکن جبکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپا ہوا ہے۔ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اپنی پردہ دری خود کروں۔ آپ صرف ان نوازشات کو دیکھ کر میرے ساتھ شکریہ میں شامل ہوں۔ جن کو میرا رب مجھ پر پیہم برسا رہا ہے۔ جب میں نے نواب شاہ سے یہاں آنے کے لئے استخارہ کیا۔ کہ کیا میں اس رقبہ کو حاصل کروں یا نہ۔ تو اس دعا اور استخارہ کے نتیجہ میں میں نے ایک لرزا دینے والی آواز سنی۔ جو کہ میرے اپنے وجود میں پیدا ہو رہی تھی۔ کہ تعز من تشاء و تذل من تشاء ان اللہ علےٰ کل شئی قدیر۔ اس رقبہ کو لینے کے بعد کس قدر مایوس کن حالات پیش آئے۔ وہ لوگ جو اس وقت میرے ساتھ تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس قدر مشکلات کا سامنا تھا۔ بسا اوقات میں خود یہ محسوس کرتا تھا۔ کہ میں سنبھل میں نہ رہ سکونگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ وہ مجھے عزت دیگا۔ اور اپنی قدرت نمائی دکھائے گا۔ میری ہر ایک دقت اور مصیبت میرے لئے ایک سیڑھی تھی۔ جو کہ مجھے رفعت اور بلندی کی طرف لے جاتی رہی۔ اس زمانہ میں میرے پیارے مولیٰ نے اپنی رحمت اور شفقت کا سلوک نہیں چھوڑا۔ بار بار مجھے اور میری بیوی کو بشارات دے کر میری ڈھارس بندھاتا رہا ہے۔ سنہ ۱۷ء میں ہماری اسٹیٹ گورنمنٹ کی ۶۰ ہزار روپیہ کی مقروض تھی۔ مزید برآں میں کاٹن کی تجارت کر بیٹھا مجھے اس میں ساٹھ ہزار روپیہ کا مزید نقصان ہو گیا۔ حالات نہایت مایوس کن تھے۔ میری بیوی نے اس وقت خواب میں دیکھا۔ کہ میں کہہ رہا ہوں۔ کہ نقصان میرے حق میں بہتر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ نمائی دیکھو۔ چھ ماہ کے اندر اندر اللہ تعالےٰ نے میری لیس کی توسیع مزید ۵ سال کے لئے کرا دی۔ اور اس کے علاوہ مجھے میں مجھے سپلائی کا کام مل گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے وہ تمام کا تمام بار ایک سال کے اندر دور ہو گیا۔ الحمد للہ لیس کی توسیع اس سال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے جو فائدہ ہوگا وہ بہتری ہی بہتری ہے۔ اس کے علاوہ سپلائی میں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ میرے لئے مزید بہتر ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنی فضل نوازی سے کیا اس خواب کو پورا کیا۔ پھر اپنی دنوں میں نے اللہ تعالےٰ سے عرض کی۔ کہ یہ مصیبت اور مشکلات تیری کسی ناراضگی کا موجب تو نہیں۔ اگر میری کوتاہی کی وجہ سے ہیں۔ تو مجھ آگاہ کر۔ تا میں اپنی اصلاح کروں۔

میرے پیارے مولیٰ نے ایک رات میری زبان پر یہ الفاظ جاری کئے۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔

کہ اللہ تعالےٰ نے عروج وزوال انسان کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔ وہ نہ تجھ پر ناراض ہوا ہے۔ اور نہ تجھ کو اس نے چھوڑا ہے۔ تیری آخرت تیری پہلی سے بہتر ہوگی۔ عنقریب تیرا رب تجھے اس قدر دیگا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا۔ یہ الفاظ میں نے اس وقت سنے جبکہ یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود میرے لئے تنگ تھی۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی۔ لیکن میں ان مشکلات اور مصائب میں ایک پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور کرم کا امیدوار تھا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ آج اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل اسکی ذرہ نوازی اور عنایت سے میں قدرت رکھتا ہوں۔ کہ اس تمام رقبہ کو خرید کر سکوں۔ اب دیکھو اللہ تعالےٰ کا کسقدر احسان ہے۔ کہ اس نے صرف مجھے دنیا ہی نہیں دی۔ بلکہ اپنے بیشمار رحم اور کرم فرما کر حقیقی معنوں میں مجھے عبداللہ بنا دیا۔ آج میرا دل شکریہ اور اسکی محبت سے لبریز ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ جو کچھ میرا ہے۔ وہ سب اسکی خاطر قربان ہو جائے۔ اور میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں۔ میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اسکی توفیق دے۔ دراصل عملی طور سے بھی یہی۔ میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ میری ساری کوشش اور محنت صرف اسلئے ہے۔ کہ اس پاک وجود کے جگر پارے آرام پائیں۔ جن میں سے اللہ تعالےٰ نے ایک کو میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے۔ میرے دونوں بچے اللہ تعالےٰ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ میں یہاں اسلئے کام کر رہا ہوں۔ وہ خدا اور رسول کے چمن کے مالی بنے رہیں۔ وہ اپنے روزگار کی فکر سے آزاد رہیں۔ وہ صرف اللہ کے بندے بنے رہیں۔ ان کو کسی غیر کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ جبکہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے وقف ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ان کا کارساز ہوگا۔ مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا رسول فرماتا ہے۔ تم میں سے وہ بہتر ہے۔ کہ جو اپنی اولاد کو آسودگی اور خوشحالی کی حالت میں چھوڑ جاتا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو تنگی اور ہلاکت کی حالت میں ان کو چھوڑے۔ یہ سب میری کوششیں اللہ اور اسکے رسول اور اسلام کے دین کے لئے ہیں۔ پس وہ کارکن یا معاونین جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی ہے۔ اگر وہ بھی اس کام کو اسی جذبہ اور اسی نیت کے ساتھ کریں گے۔ جس کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو یقیناً یقیناً وہ نہ صرف مالی منفعت ہی حاصل کریں گے بلکہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل وکرم کے وارث ہوں گے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ میں اپنے اکثر کارکنوں کو اسی جذبہ کے ماتحت کام کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اخلاص اور محبت میں برکت دے۔ اور اپنی نوازشوں اور رحمتوں سے ان کے گھروں کو بھر دے۔ جہاں وہ اس دنیا میں ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ ان کو ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

اپنے پیارے رب کریم ورب رؤف کے احسانوں کے ذکر کے بعد اب میں اپنے کارکنوں کی طرف آتا ہوں۔ سب سے پہلے جو انہوں نے کام کیا ہے۔ جو بہترین نمونہ دوسری احمدیہ اسٹیٹوں کے لئے انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کے لئے ان سب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ کہتا ہوں۔ سب کارکنوں میں سے قابل تعریف اور صد آفرین چودھری محمد اکرم خاں صاحب ہیں۔ چودھری صاحب میرے پاس یکم اپریل ۱۹۲۳ء میں آئے۔ انہوں نے جس جذبہ خلوص اور محبت سے کام کیا ہے۔ اس کا بدلہ دینا آسان نہیں۔ میں ان کے لئے کوئی انعام تجویز کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی تجویز نہیں کر سکا۔ ایک سکیم میرے زیر نظر ہے جب وہ پایۂ میں آئے گی۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ وہ ان کو خوب مطمئن کر دیگی۔ لیکن فی الحال اس کے اعلان کو میں مناسب خیال نہیں کرتا۔ بہرحال جو کچھ ان کو اب مل رہا ہے۔ وہ دوسری اسٹیٹوں کے کارکنوں کے لئے اسوہ کا کام دینے کے لئے کافی ہے۔

چودھری صاحب ۱۳۳۴ھ میں ۳۵ روپیہ ماہوار اور سات روپیہ ماہوار الاؤنس وخوراک پر آئے تھے۔ لیکن آج اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے تنخواہ الاؤنس اور حصہ منافع ملا کر ہزار روپیہ ماہوار لے رہے ہیں۔ ان کے خلوص اور دیانتداری کی وجہ سے میں نے کبھی ان کو ملازم کا درجہ نہیں دیا۔ بلکہ برادرخود کا سا سلوک کرتا رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے برخوردارانہ رویہ رکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ بھی اسی رویہ پر کاربند رہیں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے رحم وکرم سے میرے ساتھ لگے رہ کر کسی نقصان میں نہیں رہیں گے۔ صرف صبر اور شکر کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے قدر کی ان کو شکریہ کی توفیق دے۔

چودھری محمد اکرم خاں کے بعد میں عزیز چودھری نصیر احمد کو سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے قلبی محبت ہے۔ انہوں نے کبھی مجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن مجھے ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ ان کو مزید ترقی دی جائے۔ مجھے ان پر اس قدر بھروسہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا مجھے چھوڑ جائے۔ تو یہ احمدیت کے تعلق کی وجہ سے میرا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ بلکہ دوسروں پر مجھے ترجیح دیں گے۔ اس لئے میں ان کو اپنا آدمی خیال کرتا ہوں۔ سب سے بڑی اطمینان کی یہ بات ہے۔ نہایت دیانتدار نہایت محنت اور مشقت سے کام کرنے والے آدمی ہیں۔ کبھی کسی کی شکایت میں نے ان کے منہ سے نہیں سنی۔ منیجر صاحب کی اطاعت میں یکتا ہیں۔ اپنے کام سے کام ہے۔ کوئی شور نہیں کوئی شر نہیں۔ آئندہ کے لئے ان کو ۱۳۳۵ھ سے ۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ایک ایک چوکڑی برائے کاشت کپاس اور گندم ملا کریگی۔ ایک جوڑہ رکھنے کی ان کو اجازت ہوگی۔ ۱۳۳۶ھ سے ۱۵۰ روپیہ ماہوار قسط الاؤنس ملا کریگا۔ اس سال عمدہ فصل ہونے کی وجہ سے ان کو ماہ ۱۵۰ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک کرے۔ آئندہ بھی اسی جذبہ کے ماتحت کام کرنے کی توفیق دے

چودھری نصیر احمد کے بعد چودھری فیروز احمد صاحب ہیں۔ یہ بھی نہایت مستعد اور ہوشیار آدمی ہیں۔ خاصکر چوروں کو پکڑنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ گو محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن ان کو اور زیادہ مستعدی دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ احمدی رنگ میں رنگین ہوں۔ خاص کر ایسی مجلس سے جس میں کہ حقہ نوشی ہوتی ہو۔ علیحدہ رہیں۔ احمدی چودھری بنیں۔ اور احمدی ماحول پیدا کریں۔ تو پھر میرے خیال میں زیادہ مفید آدمی ہو سکتے ہیں۔ ان کو ۱۳۳۵ھ سے ۱۲۵ ماہوار تنخواہ اور ۵ روپیہ ماہوار قسط الاؤنس ملا کرے گا۔ اس کے علاوہ ایک چوکڑی برائے کاشت اور ایک جوڑہ رکھنے کی اجازت ہے۔ امسال فصل اچھا ہونے کی وجہ سے ۱۲۵ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مزید اصلاح کی توفیق دے۔

ہمارے منشیوں میں تیسرے درجہ پر چودھری غلام مصطفیٰ صاحب ہیں۔ یہ نوجوان نہایت سعید کم سخن آدمی ہے۔ دین کا شوق اپنے اندر رکھتا ہے۔ صلح کل مرنجاں مرنج طبیعت کا آدمی ہے۔ اس عمر میں اور ان قولے کو رکھتے ہوئے ان کا ہر قسم کی منہیات سے بچے رہنا میں سمجھتا ہوں مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے۔ ورنہ زمانہ انہوں نے ایسے پاک لوگ پیدا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مزید نیک ہونے کی توفیق دے۔ فطرتاً سست واقع ہوئے ہیں۔ لیکن اپنی استعداد کے مطابق محنت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ میرے نزدیک ابھی مزید چستی دکھانے کی ضرورت ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ پہلے کی نسبت ان کا قدم بہتری کی طرف ہے۔ ان کو آئندہ ۳۵ روپیہ ماہوار صد روپیہ ماہوار قسط الاؤنس ملا کرے گا۔ ایک چوکڑی برائے کاشت اور ایک جوڑہ بنانے کی اجازت ہوگی۔ چونکہ ان کا کام اچھا رہا ہے۔ اس لئے ان کو ایک سو روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مزید چستی دکھانے کی توفیق دے۔

اپنے اکونٹنٹ مولوی محمد ملک صاحب کا ذکر بھی میں یہاں کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ آپ بوڑھے آدمی ہیں۔ لیکن جوان ہمت ہیں۔ آپ اپنا کام نہایت دیانتداری اور محنت سے کرتے ہیں۔ جب تک روز کا کام ختم نہیں کر لیتے۔ اپنے دفتر سے نہیں اٹھتے۔ اسٹیٹ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت کے وقت ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے میں بھی عار نہیں سمجھتے۔ آپ کے تقویٰ اور نیکی اور انکساری کا دوسرے کارکنوں پر اچھا اثر ہے۔ آپ ہمارے امام الصلوٰۃ ہیں۔ اور اس مقام کے اہل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مزید نیکی کی توفیق دے۔ آپ کو حصہ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک بیلدار کا ذکر کرنا بھی میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ اس کا نام شیر محمد ہے۔ یہ شخص کھارا نزد فادیان کا رہنے والا ہے۔ نہایت اکھڑ اور لڑاکا آدمی تھا۔ نماز اور روزہ کی دل میں کوئی اہمیت نہ تھی۔ لیکن اب یہ بات دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ اسکی جبین نماز کی ادائیگی کی وجہ سے خاک آلودہ رہتی ہے۔ پھر نہایت محنت اور مشقت سے کام کرنے والا آدمی ہے۔ مالک کے لئے جان دے دینا اس کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ صرف ایک نقص یہ ہے۔ کہ یہ تلوار تو بہت جوہر دار ہے۔ لیکن بعض اوقات مالک کی اجازت کے بغیر ہی بے نیام ہو جاتی ہے۔ اس سے اکثر اوقات بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے اس معاملہ میں بہت اصلاح کی ہے۔ لیکن مزید اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اسکو بیس روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

کارکنوں کے بعد اب تیسرا درجہ باریوں کا آتا ہے۔

بہادر جبکا تاسم نامی شخص ہے۔ یہ بوڑھا ہے۔ لیکن جوان ہمت ہے۔ اس کو کام کرنے کا شوق ہے۔ یہ کام اس غرض کے لئے نہیں کرتا۔ تا اسکو ذاتی کوئی فائدہ ہو۔ بلکہ اس لئے کام کرتا ہے۔ کہ اس کا کام سب باریوں سے بہتر رہے۔ آج تک اسٹیٹ میں کسی اور باری کو اس نے اپنے ہم پلہ نہیں ہونے دیا۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے کام کی نگرانی کریں منیجر صاحب اس کے کام سے اس قدر مطمئن ہیں۔ کہ اسکو شکایت رہتی ہے۔ کہ میرا کام کیوں دیکھنے کے لئے نہیں آتے۔ محض حوصلہ افزائی کے لئے اسکو حصہ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔

ورنہ [illegible] پارچہ کی تجویز تھی۔ بعد میں سروپا منگوا دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ بہادر جبکا تاسم کے علاوہ دیگر باریوں نے جنہوں نے کام تسلی بخش کیا ہے۔ اور انعام کے مستحق ہیں۔ ۲۳۰ روپیہ کی رقم تقسیم کی جائیگی حالات کی وجہ سے ایک ایک کا ذکر نہیں کر سکتا۔ لیکن بہت سے ان میں سے بھی نہایت قابل قدر خدمات ادا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ انعامات مبارک کرے۔ اور آئندہ بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

کارکنوں سے خطاب

تقسیم انعامات کے بعد اب میں پھر اپنے کارکنوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ پہلے میں اپنے آپ کو مخاطب کرتا ہوں۔ پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ جس امر پر اللہ تعالےٰ نے زیادہ انعام کرتا ہے۔ اسکی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔ آج ہم پر رشک کی نظریں پڑ رہی ہیں۔ ہر طرف سے تعریفی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایسا اوقات ایسے وقت میں ایک چھوٹے ظرف کا انسان فخر و غرور کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بہتر دوسروں کو حقیر تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ پس اس فضل پر جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر کیا ہے۔ اسکو اللہ تعالےٰ کا محض انعام تصور کرو اللہ تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ اس رحمت اور برکت کو میں نے کبھی اپنی ذات کی طرف منسوب نہیں کیا۔ میرے پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ یہ حضرت ام المؤمنین علیہا السلام کی دعاؤں کی طفیل ہے۔ اللہ تعالیٰ

حضرام المومنین علیہا السلام کی دعائیں

نے ان کے قلب میں میرے لئے پیار و محبت پیدا کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ وہ خود ہی دعائیں فرماتی تھیں۔ بلکہ ہر ایک کو کہتی تھیں۔ کہ عبد اللہ خاں کے لئے دعائیں کرو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے بعد میرا گردن جذبات شکر اور محبت سے ان کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ میری والدہ جبکہ میں چار پانچ سال کا تھا۔ فوت ہو گئی تھیں۔ میں ماں کی محبت سے بے خبر تھا۔ لیکن میرے دود رؤف مولیٰ نے حضرت اماں جان کے وجود میں مجھے بہترین مال اور بہترین ساس دی میں نے آج تک اس رقبہ کو حضرت اماں جان کا عطیہ تصور کیا۔ بلکہ اس چیز کا جز خیال کیا۔ جو انہوں نے اپنی لڑکی کو دیا۔ میں نے اسی جذبہ شکر اور محبت کی وجہ سے اس رقبہ کا نام نصرت آباد آپ کی اجازت سے آپ کے نام مبارک پر رکھا ہے۔ اسی لئے یہ حضرت اماں جان کا عطیہ ہے۔ ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب آپ لوگ خود ہی سمجھ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے آئی ہوئی چیز کس قدر بابرکت ہو سکتی ہے۔ جب کبھی بھی کوئی دقت پیش آئی میں حضرت اماں جان کے حضور دعا کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ وہ نہایت تڑپ سے میرے لئے دعائیں فرماتی ہیں۔ اس لئے یہ سب خیر و برکت۔ یہ دیانت و امانت کے پتلے یہ کوشش اور محنت کے مجسمے حضرت اماں جان کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ پس اگر میں یا کوئی اور اس خیر و برکت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ اسکو آج نہیں تو کل ضرور شرمندگی اور ندامت کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ پس نہایت فروتنی سے کام کرتے چلے جاؤ۔ اپنی کوشش کے ساتھ بہت رو رو کر دعائیں کرو۔ کہ جو نیک نام اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو دیا ہے۔ ہم اسکو اپنی کسی کمزوری سے ضائع نہ کر دیں۔ ہمارے رحیم و کریم خدا ہمارے محسنوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنے رہیں۔ اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس حفیظ و عزیز و رفیق کی گود میں آ جائیں۔ جو اپنے بندوں کی رفاقت کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بداعمالی سے خود اسکو چھوڑ دیں

ہماری کامیابی اور ہمارا فرض

میں اپنے قلب میں خوشی اور انبساط کا جذبہ محسوس کرتا ہوں۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ ہمارے اس سال کی کامیابی ہماری دوسری احمدیہ اسٹیٹوں کے لئے ہمیشہ کا کام دے رہی ہے۔ فصلوں کے جو میں محسوس کرتا ہوں وہ درست ہو۔ اللہ کرے۔ کہ وہ واقعی اپنے میں ایک نئی تبدیلی پیدا کر میں ہمیشہ کڑھتا رہتا ہوں۔ کہ کیوں احمدیہ سٹیٹ میں انتظام خراب میرا سر شرم و ندامت سے جھک جاتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے پہلوں میں ڈینی سمرا سٹیٹ میں کام نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ آج دس سالہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے مرور اول ہے۔ حالانکہ ہمارے دعویٰ ہے۔ کہ آئندہ دنیا کی لگام ہمارے ہاتھ آنی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ یہ بات ہونی ہے اور ضرور ہونی ہے دنیا کے ہمنے حکمران ہونا ہے۔ اور ضرور ہونا ہے۔ لیکن ہمنے اس بلند کامیابی کو دیکھا کر اپنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہونے ہیں۔ لیکن ان انعاموں اور فضلوں کے وارث وہ لوگ ہوں گے۔ جنہوں نے نظام کی قدر کی اور خلیفہ وقت کی پوری اطاعت و فرمانبرداری سے کام کیا۔ کس قدر حیرت کا مقام ہوگا۔ اگر ہم اپنی کوتاہیوں اور سستیوں سے ان انعاموں سے محروم ہو جائیں۔ جن کا ہم سے وعدہ ہے۔ اور اگر ہم اہل ہوتے۔ تو ہم ہی کے ضرور وارث ہوتے۔ موعود دوسروں سے کبھی پیچھے نہیں رہتا۔ وہ ہمیشہ آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات میں اکثر یہ واقعہ پڑھا ہوگا۔ کہ مولانا اسماعیل مرحوم شہید نے تیر کی کی سیدھ مشق کی۔ کہ ایک کا کو مقابلہ میں شکست دیں۔ ان کے مقابلہ کا تیر اک ایک سکھ تھا۔ آخر انہوں نے ایک وقت اسکو مقابلہ میں شکست دیکر ہی چین لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس مقابلہ کی توفیق دے۔ میں نے یہ چند فقرات صرف اس کہہ دیئے ہیں۔ کہ میں نے اپنی اور دیگر احمدیہ اسٹیٹس میں کوئی فرق نہیں کیا۔ میری دعا ہے۔ اور میرا دل چاہتا ہے۔ کہ مولیٰ کریم ان لوگوں کو توفیق دے۔ کہ وہ نہ صرف ڈینی سمرا سٹیٹ سے بڑھنے کی کوشش کریں بلکہ موجودہ مسابقت کے جوش میں ہم سے بھی بڑھنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ نے حسد کو منع فرمایا ہے۔ لیکن موجودہ مسابقت کو پسند فرمایا ہے۔ ہم کو روحانی و جسمانی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے جیسا کہ میرا خیال ہے۔ اب دوڑ آپ لوگوں کو بھی چاہیئے۔ ان کے ساتھ ساتھ اپنی کوششوں کو دو کرتے چلے جائیں۔ جیسے جیسے دوسرے گھوڑے دوڑ میں آپ کے قر آتے جائیں۔ آپ اپنے گھوڑے کو اور لگاتے چلے جائیں۔ کوشش کریں۔ کہ وہ آپ کو پکڑنے نہ پائیں۔ اس سے دو فائدے آپ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ لیکن آپ کی کوشش ساتھ دوسروں کی کوششیں زیادہ ہوتی چلی جائیں گی۔ اور احمد رسٹیٹ کا انتظام بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اس جذبہ کے کرنے کی وجہ سے ہم ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔ پس دعا اور کو سے آج ہی سے اس دوڑ کی تیاری کریں۔ میں اپنے تمام برادر احمد زمینداروں کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس دوڑ کی کامیا جو امداد بھی وہ مجھ سے لینا چاہیں۔ میں اس کے لئے تیار رہوں۔ کیونکہ دوڑ کی باحسد نہیں۔ بلکہ موجودہ جذبہ ترقی ہے۔ ہماری بڑی یہ ہے۔ کہ دوسری اسٹیٹوں کے مقابلہ میں ہمارا رقبہ بہت ادنیٰ اس لئے جو کوشش ہمنے کرنی ہوگی۔ اسکی ضرورت ان کو نہ ہو ہم گھوڑے پر سوار ہو کر عربی گھوڑے کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ بغیر خدا فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ان کے برابر

(بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۷ کالم ۳ پر)

وصیتیں

ی :۔ وصایا منظور ہوں۔ سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ
سی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (ریکارڈ بشتی مقبرہ)

۶۶۵ میں مبارکہ بیگم زوجہ مولوی برکت علی لائق قوم
قسمی پیشہ خانہ داری عمر تینتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء
ں لدھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و
س بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ امان ۱۳۲۲ہش مطابق
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے دسویں
ی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں:۔
ڑے طلائی وزن قریباً گیارہ تولے۔ (۲) گلوبند طلائی وزن
چار تولے۔ (۳) کانٹے طلائی وزن اندازہ کے طور پر ایک تولہ۔
و عدد انگوٹھیاں طلائی وزن ۷ ماشے۔ کل زیور کی قیمت
ہزار روپیہ ہے۔ اس رقم کا دسواں حصہ یعنی ایک سو روپیہ
شاء اللہ العزیز اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔ اگر خدانخواستہ
نی زندگی میں یہ ایک سو روپیہ ادا نہ کرسکی۔ تو اسکی
ی میرے وارثوں کے ذمہ ہوگی۔ جو بفضلہ تعالےٰ بطیب
یہ رقم ادا کردیں گے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد
ی وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی
۔ علاوہ ازیں مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے
س کے متعلق یہ شرط ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ (انہیں توفیق
رمائے۔ تو وہ اپنے ساتھ مجھے بھی حج کرادیں گے۔ اسلئے
رقم میں وصیت میں محسوب نہیں کرتی۔ فقط والسلام۔
۔ مبارکہ بیگم۔ گواہ شد عبدالغنی قریشی پسر موصیہ۔
فضل لدھیانہ۔ گواہ شد خاکسار بیکت علی لائق خاوند
۔ گواہ شد محمد اقبال احمد قریشی پسر موصیہ دارالفضل لدھیانہ

۶۶۶۰ ۔ میں مسماۃ غلام بی بی زوجہ بابو غلام احمد صاحب
چپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۸ سال تاریخ
تقریباً ۲۴ سال سے احمدی ساکن قادیان محلہ دارالفضل
خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس
اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک سو
میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے
ر میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنا
ا فرض ہوگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری
کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء اس حصہ
گی میں کسی قسم کی روک پیدا کرنے کے مجاز نہ ہوں گے۔
نشان انگوٹھا مسماۃ غلام بی بی۔ گواہ شد عبداللطیف
معلم البجی مہران قادیان۔ گواہ شد محمد منور پسر موصیہ۔

۶۶۶۱ ۔ میں عبداللطیف ولد عطردین قوم راجپوت بھٹی
ب علم عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن
(حال بمبئی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب
ش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ امان ۱۳۲۲ہش
ل وصیت کرتا ہوں۔
ری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ
پے کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
۔ یہ رقم تحریک جدید میں بطور قرض بر ائے ترجمۃ القرآن
انگریزی جمع ہے۔ اس کے ملنے پر اس کا دسواں حصہ انجمن مذکور میں جمع کرادوں گا۔ مجھے صرف دس روپے ماہوار جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے بھی دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں میری کوئی آمدنی یا جائیداد پیدا ہوگئی۔ تو اس کے دسویں حصے کی بھی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

البد:۔ عبداللطیف 13 Varsova Street 2nd Floor Bombay
گواہ شد ڈاکٹر عطردین عفی عنہ 13 Varsova Street 2nd Floor Bombay 8
گواہ شد محمد حسن بقلم خود Ordnance Depot Library Section Bombay P. Box 907.

۶۶۶۲ ۔ میں حسین بیگم زوجہ کپتان عمر حیات خاں قوم اعوان
پیشہ خانہ داری عمر اکتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن
بنوں ڈاکخانہ خاص ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس
بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ایک ہزار
روپیہ مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند نے مجھے ادا کردیا ہے۔ میں اس کے
دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور
یہ دسویں حصہ کی رقم یعنی مبلغ یکصد روپیہ اس وصیت فارم کے
ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں روانہ کر رہی ہوں۔
میری وفات پر اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت
ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک
ہوگی۔ الامۃ حسین بیگم۔ گواہ شد مصباح الدین آف قادیان کاتب
تحریر ہذا۔ حال اردو انسٹرکٹر سکول آف آرٹلری۔ دیولالی ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء۔ گواہ شد محمد حیات خاں خاوند موصیہ۔
بمبئی ۵ مارچ ۱۹۲۳ء۔

۶۶۶۳ میں ڈاکٹر راجہ بشارت احمد ولد منشی محمد یوسف
صاحب نومسلم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت سرکاری
عمر تقریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کڑیانوالہ
ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا
جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔
میں اس وقت سول ہسپتال سبی (بلوچستان) میں ملازم ہوں۔ میری
موجودہ تنخواہ مبلغ تریاسی روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری
موجودہ تنخواہ میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ
قادیان کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری
کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر
انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ڈاکٹر راجہ بشارت احمد اسسٹنٹ
سرجن سول ہسپتال سبی ۱۱-۳/۴۳۔ گواہ شد بشیر احمد اکسٹرا انسپکٹر
سبی موصی ۶۶۶۴ ۱۱-۳/۴۳۔ گواہ شد عین علی شاہ واٹر سپلائی
فٹر سبی۔ بلوچستان موصی ۳۰ امان ۱۳۲۲ہش۔

۶۶۶۴ میں محمد یوسف ولد چودھری عبداللہ خاں قوم جٹ
پیشہ ملازمت عمر قریباً ۳۵ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی
ساکن مالوکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ
پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ امان
۱۳۲۲ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری اس وقت ماہوار
آمد مبلغ ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی
میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کردوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جائیگی۔
البد محمد یوسف معرفت آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان
گواہ شد نصر اللہ خاں ملک محلہ دارالفضل قادیان ۳/۴۳۔
گواہ شد S. Abdur Rahman (Mher Singh) Darul Fazal Qadian

۶۶۶۵ ۔ میں غلام احمد ولد غلام حسن قوم راجپوت بھٹی
پیشہ ملازمت عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی
احمدی ساکن قتال پور ڈاکخانہ خاص براستہ سرائے سدھو۔
ضلع ملتان صوبہ پنجاب حال ساکن محلہ دارالفضل قادیان۔ بقائمی
ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میرے والد صاحب بفضل اللہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ اور میری ذاتی
جائیداد ایک سکونتی مکان قیمتی مبلغ ۲۰۰۰ روپے محلہ دارالفضل
قادیان میں ہے۔ جس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا ہوں۔ میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو کہ اس وقت بحیثیت فیلڈ الاؤنس
کے خدا تعالےٰ کے فضل سے بکصد اسی روپے ماہوار ہے۔ میں اس
کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کیا جاتا
رہے گا۔ تنخواہ کی بیشی یا کمی کی اطلاع صدر انجمن میں کرنا میرا فرض ہوگا۔
میرے مرنے پر اگر میری کوئی ایسی جائیداد ثابت ہو۔ جس کے ۱/۱۰
حصہ کی قیمت میری زندگی میں صدر انجمن مذکور کو ادا نہ کی گئی ہو۔ تو
اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط الراقم خاکسار
غلام احمد احمدی فیلڈ پوسٹماسٹر فیلڈ پوسٹ آفس ۱۱۹ براستہ
نمبر ۱۲ ایڈوانس بیس پوسٹ آفس بقلم خود۔ گواہ شد ٹھاکر داس
پیکر الف۔ پی۔ او ۱۱۹ بقلم خود ولد نتھو رام آریہ ساکن آریہ نگر تحصیل
خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد خاکسار محمد منور موی فاضل ساکن
دارالفضل قادیان پسر موصی۔ گواہ شد وزیر احمد خاں حوالدار کلرک
کلرک فیلڈ پوسٹ آفس ۱۱۹ بقلم خود ولد منشی محمد دلدار خاں
برانچ پوسٹماسٹر دنیاں پور ضلع ملتان

۶۶۶۶ ۔ میں قاضی غلام نبی ولد قاضی محمد رمضان صاحب قوم
قاضی (بھٹی) پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت اندازاً
۱۹۲۵ء ساکن قادیان (محلہ دارالفضل حال) ڈاکخانہ خاص ضلع
گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج
بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت ایسی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جو کہ ورثہ کے طور
پر مجھکو ملی ہوئی ہو۔ صرف محلہ دارالسعتہ میں دس مرلہ زمین ہے۔
جس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ جسکی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔
میں اس جائیداد کے جو کہ نصف حصہ یعنی ۵ مرلہ اراضی کی قیمت
۶۲/۸/- روپے ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرا گذارہ اس وقت ملازمت پر ہے جو کہ
میک ورکس کی طرف سے مجھ کو ۳۵/۸/- روپے ماہوار ملتا ہے۔
میں اپنی ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
قادیان کرتا ہوں۔ نیز بوقت موت اگر میری اس کے علاوہ کوئی
اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت عاید ہوگی۔
جو کہ میرے بعد میرے ورثاء پر ادا کرنا لازم ہوگا۔ نیز اگر میں اپنی
زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد ادا کردوں تو وہ رقم میرے
حصہ جائیداد سے منہا کردی جائے۔ نیز میں اپنی ماہواری آمدنی
کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ العبد قاضی غلام نبی کارکن

میک ورکس قادیان۔ گواہ شد قاضی محمد منیر برادر موصی کارکن میک ورکس قادیان۔ گواہ شد عبدالغنی قریشی محلہ دارالبرکات

ع ۶۶۶۷ میں مسماۃ رحیمن بیوہ میاں عبدالکریم صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۳ء ساکن سرہند ڈاکخانہ خاص ضلع ریاست پٹیالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ڈھائی بیگھہ زمین اور تنو تولہ چاندی کا زیور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ نیز ایک رہائشی مکان ہے۔ جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے سوا اور کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبدہ:۔ مسماۃ رحیمن بیوہ میاں عبدالکریم صاحب ساکن سرہند۔ ریاست پٹیالہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حبیب احمد ولد عبدالکریم ساکن سرہند بقلم خود۔ گواہ شد امام الدین ولد علی بخش ساکن سرہند نشان انگوٹھا۔ ۲۸ ۱۲/۴۲

ع ۶۶۶۸۔ میں عبداللہ نومسلم بھاگلپوری ولد کنج لال صاحب قوم احمدی پیشہ دوکانداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۳ء ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک مکان اپنے وطن شہر بھاگلپور میں ہے۔ جسکی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری کوئی آمدنی مقرر نہیں ہے۔ البتہ جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ کرا دیا کروں گا۔ آمدنی ماہوار تقریباً بیس روپے ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبداللہ حال بھاگلپوری نومسلم احمدی۔ گواہ شد سربلند خاں پنشنر صدر امیر دارالفتوح کاتب وصیت گواہ شد خاکسار محمد اکبر عفا اللہ عنہ ریٹائرڈ ریلوے۔ وی۔ سی ساکن قادیان دارالامان محلہ دارالفضل ۱۶ ۴۳

ع ۶۶۶۹ میں عبدالحق ولد میراں بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ حال بمبئی ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۷۲/۸/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدیں کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ العبد عبدالحق Mohammadi
Manzil Top Floor Room No 24
Jafar Mahalli Cutchi Bombay.
13 Varoona Street 2nd
Mori Bombay.
گواہ شد عبداللطیف

Ordinance Depot گواہ شد حسن
Library Section Deoli
Bombay 15

ع ۶۶۷۰ میں محمد عامل بدر ولد مولوی محمد عارف صاحب مرحوم قوم کلیار پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت حال دارالانوار ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد صرف ایک مکان ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ اس مکان کی صرف ایک کوٹھڑی اور چار دیواری ہے۔ اس مکان میں ۱/۴ مرلہ زمین میری والدہ کی ہے۔ باقی حصے کے ہم دو بھائی مالک ہیں۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ جس پر حق وصیت عاید ہو سکے۔ میرا گذارہ اس وقت اس تنخواہ پر ہے۔ جو کہ میک ورکس کی طرف سے ۱۵/- روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ میں اس تنخواہ وحصہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بصورت کمی بیشی تنخواہ میں دفتر ہذا کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد بوقت مرگ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان ہوگی۔ لہٰذا میں بدیں مضمون وصیت کرتا ہوں۔ العبد خاکسار محمد عامل بدر گواہ شد ابوالہاشم خان ۳/۴۳ ۱۰ گواہ شد ظہور حسین صدر محلہ دارالانوار ۳/۴۳ ۱۰۔

ع ۶۶۷۱ میں سلطان بی بی زوجہ میاں لال دین صاحب قوم لون پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن مشین محلہ ۱ جہلم ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے پاس اس وقت بصورت نقدی چار صد روپیہ ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان منتظم بہشتی مقبرہ قادیان کرتی ہوں۔ والسلام۔ العبدہ۔ نشان انگوٹھا مسماۃ سلطان بی بی صاحبہ زوجہ میاں لال دین صاحب محلہ ۱ جہلم ۳/۴۳ ۷۔ گواہ شد (دستخط) میاں لال دین صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالرحیم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم ۳/۴۳ ۷۔

نوٹ:۔ حق مہر موصیہ کے خاوند میاں لال دین صاحب ادا کر چکے ہیں۔ اور وہ رقم اسی چار صد روپیہ میں شامل ہے۔ بقلم خود عبدالرحیم سیکرٹری مال و سرمایا جماعت احمدیہ جہلم

ع ۶۶۷۲ میں سردار بیگم زوجہ میاں ظفر اسلام صاحب قوم سوہترہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ ۶ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ مبلغ رقم مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ دو صد روپیہ ہے۔ اور نقد روپیہ جو میرے پاس ہے۔ وہ تین صد تیس روپے ہے۔ یہ کل رقم ۵۳۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بصدر وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ:۔ سردار بیگم اہلیہ میاں صاحب ظفر اسلام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالعلوم قادیان ۲۶ ۴۳۔ گواہ شد ظفر اسلام بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحی واقف زندگی ۲۶ ۴۳۔

ع ۶۶۷۳ میں حکیم فضل محمد احمدی ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب قوم راول پیشہ طبابت عمر ۲۸ سال ساکن بیربیاں ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک دوکان جس کا تختی رقبہ تقریباً چار مرلہ ہے۔ واقع آبادی موضع بیربیاں تحصیل نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر قیمتی تین صد روپیہ ہے۔ جو میری واحد ملکیت ہے۔ میری ماہوار آمد از پیشۂ طبابت غیر متعین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدیں کروں۔ اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ باقی ماندہ ترکہ بروئے شریعت اسلامیہ میرے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

البدہ حکیم فضل محمد احمدی حباب بقلم خود حال ساکن محلہ [illegible] نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور۔ گواہ شد مرزا غلام حیدر وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ سرحد۔ گواہ شد مستری محمد اسلم بقلم خود بمقام چھاؤنی تھین نوشہرہ۔

ع ۶۶۷۶ میں رشید احمد ولد مولوی غلام احمد صاحب قوم [illegible] پیشہ تجارت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف اس خرچ پر میرا گذارہ ہے۔ جو میرے والد صاحب فیلہ کی طرف سے مجھے دوکان کے کام میں ملتا ہے۔ جس کا اندازہ تیس روپے ماہوار ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور کمی بیشی آمدنی پر ادائیگی حصہ میں فرق پڑنے پر دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر وقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ جس میں سے حصہ وصیت ادا نہ کیا ہو۔ تو اس کے دسویں حصے کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا۔ المرقوم یکم مارچ ۱۹۰۳ء۔ العبد رشید احمد بقلم خود بدو ملہوی

گواہ شد غلام احمد بدو ملہوی مولوی فاضل والد موصی۔ گواہ شد عبدالحق ابو مولوی غلام احمد صاحب، بقلم خود۔

ع ۶۶۷۱ میں چودھری احمد علی ولد چودھری محمد الدین قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قصبہ کے ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] رضروری

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد زندہ ہیں۔ میں اس وقت محکمہ سپلائی میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ میں باقاعدہ پانچواں حصہ اپنی آمد کا ماہانہ داخل خزانہ کرواتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے پانچویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ العبد: احمد علی تقلم خود لیس نائک انڈین سپلائی سیکشن ۳۱۴ مناڈ ضلع ناسک گواہ شد احقر جلال الدین امینی حوالدار آئی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ ڈی مناڈ ۱۵-۴/۳ گواہ شد مبارک علی تقلم خود لیس نائک انڈین سپلائی سیکشن ۳۱۵ مناڈ۔

۶۶۲۱ء - میں سعیدہ فرحت بنت مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی قوم راجپوت کچھی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ یکم مارچ ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں سے فی الحال سات سو روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور تین صد روپیہ جو میرے لئے قبلہ والد صاحب نے جمع کیا ہوا ہے۔ کل مبلغ ایک ہزار کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت میری وفات کوئی جائیداد ایسی ثابت ہو۔ جس کے دسویں حصہ کو میں داخل نہ کر سکی ہوں۔ تو اسکی بھی حق دار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا۔ اور آئندہ کی بیشی اپنی ملکیت کی اطلاع دفتر کو دیتی رہوں گی۔ المرقوم یکم مارچ ۱۹۰۳ء۔ العبدہ۔ سعیدہ فرحت تقلم خود بنت مولوی غلام احمد بدو ملہوی تقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل کلرک ہیڈ پوسٹ آفس ملتان خاوند موصیہ۔

۶۶۹۶ء میں عبدالرشید ولد مولوی عبدالحق صاحب قوم کچھی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی اپنی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد بفضل الٰہی زندہ ہیں۔ ہاں میں مبلغ پچھتر روپے ماہوار ملٹری میں ملازم ہوں۔ جس کے ۱/۸ (آٹھویں حصہ) کی وصیت۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میری وفات کے بعد اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔ العبد عبدالرشید تقلم خود ولد مولوی عبدالحق صاحب قوم راجپوت کچھی ساکن قادیان گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل بدو ملہوی برادر موصی۔ گواہ شد بشیر احمد ساکن سیالکوٹی مولوی فاضل محلہ دارالرحمت قادیان دارالامان

۶۶۸۵ء - میں عطاء اللہ ولد میاں قصدق حسین صاحب قوم راجپوت احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ ½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرگودھا۔ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) چالیس بیگہ زمین زرعی واقع موضع جادہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جسکی اوسط قیمت بحساب ۲۵ پچیس روپے فی بیگہ مبلغ پانچہزار روپیہ ہے۔ (۲) ایک مکان واقع سرگودھا بلاک ۹ جس کے نصف کا میں مالک ہوں۔ (نصف کے مالک میرے بھائی بدر سلطان صاحب اختر مجاہد تحریک جدید قادیان ہیں) کل رقبہ مکان تقریباً ۹½ مرلے ہے۔ اور میرے نصف حصہ کی قیمت سوا دو ہزار روپیہ ہے۔ (۳) ½ اکنال زمین سکنی واقع محلہ دارالفضل قادیان جس کی قیمت ساڑھے پانچ صد روپیہ ہے۔ کل جائیداد غیر منقولہ مذکورہ بالا کی قیمت مبلغ ۷۷۵۰/- روپے سات ہزار سات سو پچہتر روپے ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ملازمت کے سلسلہ میں اس وقت معہ جنگی و لوکل الاؤنس کے چھتیس روپے ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جوں جوں میری آمد تنخواہ میں تغیر ہوتا رہیگا اس کے مطابق ساتھ ساتھ ۱/۵ حصہ کے حساب سے اپنا حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

نوٹ:۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو میرے مرنے پر وہ رقم حصہ جائیداد سے منہا کی جائے گی۔ فقط۔ العبد عطاء اللہ ولد میاں قصدق حسین صاحب مرحوم قوم راجپوت سکنہ بلاک ۹ سرگودھا گواہ شد خاکسار غلام رسول احمدی ہیڈ سگنیلر ہیڈ پوسٹ آفس سرگودھا۔ رحیم خدام الاحمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد فضل احمد اے ڈی۔ آئی مدارس سرگودھا ۱۵-۴/۳

۶۶۸۴ء میں محمد حسن آسان احمدی دہلوی ولد مولوی محمود الحسن خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر نزدیک ۵۳ سال تاریخ بیعت۔ پیدائشی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ملازم ہوں۔ تنخواہ ۱۹۰/- ایک سو پچانوے روپے ماہوار انکم ٹیکس وضع کر کے ۱۹۰/- روپے ملتے ہیں۔ چنانچہ پہلا چندہ وصیت انیس ۱۹ روپے اور تین روپے زائد بموجب شرط اول و اعلان وصیت کل بائیس روپے بابت ماہ مارچ ۱۹۰۳ء دے دیئے ہیں۔ اور رسید حاصل کر لی ہے۔ نمبر رسید ۱۵ ہے تک ۳۲۵۷۔

میں بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ و جبر وصیت اپنی آمدنی اور جائیداد جو میرے مرنے پر ثابت ہو کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اشہد اللہ دسواں حصہ اپنی آمد کا ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد حسن آسان احمدی دہلوی تقلم خود ۱۸-۴/۳ گواہ شد نذیر احمد احمدی امیر جماعت احمدیہ دہلی گواہ شد نصیر الحق سیکرٹری امور عامہ ۱۸-۴/۳ گواہ شد عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی ۱۰۰-۴/۳

۶۶۸۳ء میں شیخ فضل حق احمدی ولد شیخ عبدالغنی صاحب مرحوم قوم قانونگو شیخ پیشہ ملازمت ریٹائرڈ عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ذاتی جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد جس کا کہ میں واحد مالک ہوں۔ حسب ذیل ہے۔ ایک پختہ مکان واقع محلہ دارالبرکات جو کہ ایک کنال زمین پر ہے۔ جس پر مبلغ دس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔

میرے گھر میں ضروریات زندگی کا جو بھی سامان ہے۔ مثلاً فرنیچر۔ برتن۔ بستر۔ کپڑے وغیرہ وغیرہ وہ سب کا سب بالاجماء و مرضی اپنی اہلیہ صاحبہ کے اپنے لڑکے شیخ ضیاء الحق صاحب احمدی کے نام پر ہبہ کرتا ہوں۔ جس کا وہ ہماری یعنی میاں بیوی کی وفات کے بعد مالک ہوگا۔ اور یہ سامان وصیت میں شمار نہ ہوگا۔ کیونکہ تکمیل مکان میں میرے لڑکے نے اپنی جیب خاص سے ڈیڑھ دو ہزار روپیہ لگایا ہوا ہے۔

میری وفات کے بعد میرے ورثاء ذمہ وار ہوں گے۔ کہ وہ میری وصیت کا روپیہ ادا کریں۔ ورنہ بصورت دیگر صدر انجمن احمدیہ قادیان مجاز ہوگی کہ وہ میری تحریر کردہ وصیت کا روپیہ متروکہ جائیداد سے وصول کرے۔ اور نیز ہر دو میری لڑکیاں نام فاطمہ بی بی صاحبہ سلمہ اللہ تعالیٰ و احمدی بیگم صاحبہ سلمہ اللہ تعالیٰ کو شریعت کی رو سے میری متروکہ جائیداد میں سے شرعی حصہ جات ادا کئے جائیں۔ میری وفات کی صورت میں میری بیوی نواب بیگم صاحبہ تاحین حیات مکان اور سامان وغیرہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی مجاز ہوگی۔ ماسوا اسکے میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں۔ کہ اگر میری کوئی اور ماہوار آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا انشاء اللہ العزیز دعا ہے۔ کہ مولا کریم میری یہ تحریر کردہ وصیت کو قبول فرمائے آمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ والسلام۔

العبد: شیخ فضل حق احمدی ریٹائرڈ ریوے گارڈ دارالبرکات قادیان مورخہ ۵ راخاء ۱۳۲۲ ہش۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل محلہ دارالبرکات نائب صدر محلہ۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد الدین صدر محلہ گواہ شد عاجز شیخ ضیاء الحق احمدی ابن شیخ فضل حق صاحب احمدی (حال الیکٹریکل اوورسیر نئی دہلی۔ سی پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) ۹-۴/۳

۶۶۸۲ء - میں عبدالقادر مونس دہلوی ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۰-۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اسی وقت میں ملٹری سروس میں بمشاہرہ ترانوے ۹۳ روپے پر کام کر رہا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراؤں گا۔ تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کر لی جائے گی۔

العبد عبدالقادر دہلوی (مولوی فاضل) پسر ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد حافظ شفیق احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان۔ گواہ شد مولا بخش پنشنر محلہ دارالفضل قادیان۔